سے ہے ۔ اسلامی تحریکات ہی کا یہ غلبہ ہے کہ اس دور میں غیر سودی بنک کاری پر پہلے نظری بحثیں شروع ہوئیں اور پھر عملی تجربات کا بھی آغاز ہو گیا اب یہ دونوں کام پہلو بہ پہلو جا رہے ہیں ۔

فاضل مؤلف وقار مسعود خاں صاحب نے مندرجہ بالا موضوع ہی پر پشاور یونیورسٹی کے تحت پی ۔ ایچ ۔ ڈی کا مقالہ مرتب کیا جو کتابی شکل میں ہمارے سامنے ہے ۔ میں نے اس کتاب کا آدھے سے زیادہ حصہ جب پڑھ لیا تو پہلی بات تو یہ محسوس کی کہ اس موضوع پر اب تک جو کام ہو چکا ہے اس کو سمیٹ کر ڈاکٹر صاحب نے اپنا خاکۂ فکر مرتب کیا ہے ۔ دوسری بات میرے ذہن میں یہ آئی کہ اس کتاب کے مباحث کی اہمیت ایسی ہے کہ رسمی قسم کے جو چند سطری تبصرے ہمارے ہاں شائع ہوتے ہیں ان سے کام نہ چلے گا ۔ کاش کہ اس کتاب سے متعلق ایک مقالہ لکھا جا سکتا ۔ مگر کم سے کم صورت یہ ہے کہ چند نکات و اشارات پر کبھی بحث و نظر کے عنوان سے گفتگو کی جائے ۔ خدا خاص مدد کرے تبھی یہ چھوٹی سی مہم سر ہو سکتی ہے ۔ ورنہ کتابیں اور مقالے اور مباحث مرتب کرنے کے کتنے ہی منصوبے خواب ہائے پریشان بن چکے ۔

اس وقت میں اجمالاً یہی کہوں گا کہ باوجودیکہ تفصیلات میں مقاماتِ اختلاف آتے ہیں، اگر بنیادی نقطۂ نظر صحت مندانہ ہے اور کاوش ایسی ہے کہ بلاسود اسلامی بنک کاری کے موضوع پر جسے بھی کوئی کام کرنا ہو اس کے لیے اس چھوٹی سی کتاب کا مطالعہ ضروری ہے ۔

مقتدرہ قومی زبان کا کام | یہ ادارہ جناب ڈاکٹر عبدالوحید قریشی کی صدارت میں زور شور سے چل رہا ہے ۔ پتہ : مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۳۲، سیکٹر الف ۸/۱ اسلام آباد ۔ سرکاری اور تعلیمی اور قومی حلقوں میں اردو زبان کے نفوذ اور فروغ کے لیے ایک طرف اردو نامہ کے ذریعے تحقیق و تفہیم کی خدمت انجام پا رہی ہے ۔ نیز اصطلاح سازی اور ترجمہ کاری کے میدانوں میں فتوحات حاصل کی جا رہی ہیں ۔ دوسری طرف اپنی بڑی بڑی علمی مطبوعات کے علاوہ عام تعلیم یافتہ طبقوں کو مقصد کی طرف متوجہ کرنے کے لیے بہت خوبصورت پیرائے میں متعدد